احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

روزنامہ

ٹیلی فون نمبر 213029 C.P.L 29

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

Web:http://www.alfazal.com
Email:editor@alfazal.com

پیر 12 جولائی 2004ء، 23 جمادی الاول 1425 ہجری - 12 وفا 1383 ہش جلد 54-89 نمبر 153

پیر 12 جولائی 2004ء

جو کسی کی تکلیف دور کرتا ہے

حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

جو شخص اپنے بھائی کی ضرورت کا خیال رکھتا ہے اللہ اس کی ضرورت کا خیال رکھتا ہے۔ اور جو شخص کسی کی تکلیف اور بے چینی اس دنیا میں دور کرتا ہے اللہ تعالیٰ قیامت کی تکلیف اور بے چینی اس سے دور کر دے گا۔

(بخاری کتاب المظالم باب لایظلم المسلم المسلم حدیث نمبر:2262)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا اختتامی خطاب برموقع جلسہ سالانہ کینیڈا 2004ء

یاد رکھیں احمدی جس ملک میں آباد ہے وہ وہاں احمدیت کا سفیر ہے

اپنے اندر روحانی تبدیلیاں، اللہ تعالیٰ سے تعلق اور اس کی مخلوق کے حقوق کی ادائیگی کے اعلیٰ معیار قائم کریں

جلسہ کے آخری دن کینیڈا کے میئرز، کونسلرز، ممبرز اور وزراء کا جماعت احمدیہ کے حق میں اظہار خیال

(حضور انور کے خطاب کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کینیڈا کا اٹھائیسواں جلسہ سالانہ مورخہ 2 تا 4 جولائی 2004ء کامیابی سے منعقد ہوا۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 4 جولائی کو پاکستانی وقت کے مطابق رات دس بجے اس جلسہ کے موقع پر اختتامی خطاب فرمایا۔ احمدیہ ٹیلی ویژن نے اس خطاب کو دنیا بھر میں براہ راست ٹیلی کاسٹ کیا اور ساتھ ساتھ متعدد زبانوں میں ترجمہ بھی پیش کیا گیا۔ حضور انور نے اس خطاب میں حکومت کینیڈا کے عمائدین کا شکریہ ادا کیا اور احباب جماعت کے لئے نماز کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ دیگر تربیتی امور پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔

اس اختتامی خطاب سے قبل حضور انور کی موجودگی میں حکومت کینیڈا کی سرکاری شخصیات، میئرز، کونسلرز، ممبر آف پارلیمنٹ، وزراء اور نمائندہ وزیر اعظم کینیڈا نے پیغامات پیش کئے اور اظہار خیال کیا۔ اس موقع پر حضور انور نے مجلس خدام الاحمدیہ کینیڈا میں پہلے نمبر پر آنے والی مجلس کیلگری کو علم انعامی اور دیگر مجالس کو انعامات عطا فرمائے اور تعلیمی میدان میں اعزاز پانے والوں میں بھی انعامات تقسیم فرمائے۔

حضور انور نے اختتامی خطاب کے آغاز میں حکومت کینیڈا کی اعلیٰ عہدوں پر فائز شخصیات کی تقاریر اور جماعت احمدیہ کے حق میں مثبت تاثرات پر انگریزی میں شکریہ ادا فرمایا۔ بعدہٗ حضور انور نے تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد اردو میں خطاب کیا اور احباب کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا آپ جو دنیا کے اس خطہ زمین میں رہ رہے ہیں جہاں مختلف قومیں آباد ہیں مختلف مذاہب اور روایات کے لوگ ہیں، روحانیت کی طرف لے جانے کے لئے ان کی کوئی سمت متعین نہیں۔ لیکن آپ لوگ جو احمدی ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں اپنے اندر روحانی تبدیلیاں پیدا کریں۔ اپنے اندر اللہ تعالیٰ سے تعلق کے بھی اعلیٰ معیار قائم کریں اور اللہ تعالیٰ کی مخلوق کے حقوق کی ادائیگی کے لئے بھی اعلیٰ معیار قائم کریں۔ یاد رکھیں کہ احمدی جس جس ملک میں بھی آباد ہے وہ وہاں احمدیت کا سفیر ہے۔ حضور انور نے احباب جماعت کو مختلف تربیتی امور اور دین حق کی حسین تعلیم کو دنیا بھر میں پھیلانے کے لئے اعلیٰ نمونہ اور معیار قائم کرنے کی طرف توجہ دلائی۔

حضور انور نے فرمایا قرآن کریم میں مختلف مقامات پر اللہ تعالیٰ نے ہمیں اپنا قرب پانے کے طریقے سکھائے ہیں۔ اور مختلف مقامات پر نمازوں کی طرف توجہ کی تاکید فرمائی ہے۔ نماز کے بارے میں حضور انور نے حضرت مسیح موعود کا یہ ارشاد پیش فرمایا کہ نماز بڑے بھارے درجے کی دعا ہے مگر لوگ اس کی قدر نہیں کرتے۔ یہ لوگ نماز کی حقیقت سے بے خبر ہیں، پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا مشکلات میں یہی طریق تھا کہ وضو کر کے نماز میں کھڑے ہو جاتے تھے اور نماز میں دعا کرتے تھے۔ ہمارا تجربہ ہے خدا کے قریب لے جانے والی کوئی چیز نماز سے زیادہ نہیں۔ حضور انور نے احادیث نبویہ اور ارشادات حضرت مسیح موعود کی روشنی میں تقویٰ اور نماز کی اہمیت اور اللہ تعالیٰ کی خشیت کے اعلیٰ معیار بیان فرمائے۔ اس کے علاوہ دعاؤں کا فلسفہ، معاشرتی حقوق کی ادائیگی اور اپنے ملک سے وفاداری کے حوالے سے بھرپور توجہ دلائی۔

اپنے خطاب کے آخر میں حضور انور نے دعا کی اللہ کرے ہم حقیقی تقویٰ حاصل کرنے والے ہوں، اس کی خشیت ہمارے دلوں میں ہمیشہ قائم رہے، اس کی مخلوق سے بھی ہمدردی کرنے والے ہوں ان کے حقوق ادا کرنے والے ہوں، عاجزی دکھانے والے ہوں، اپنے ملک سے وفا کرنے والے ہوں، کینیڈا کے لئے دعا کریں، اللہ حکومت کو بھی عوام کی خدمت کرنے کی توفیق دے اور یہاں رہنے والوں کو بھی اپنی ذمہ داریاں نبھانے کی توفیق دے۔ آپ سب کو نظام جماعت سے ہمیشہ وابستہ رکھے۔ حضور انور نے جلسہ پر آنے والوں کو بھی دعاؤں سے نوازا۔ حضور انور نے جلسہ سالانہ کینیڈا کی حاضری 21 ہزار 296 بیان فرمائی۔ اور آخر پر اجتماعی دعا کرائی۔ دنیا بھر میں بسنے والے احمدی احباب نے حضور کی اقتدا میں دعا کی۔ اس کے بعد اس جلسہ کا اختتام ہوا۔

فوری ضرورت برائے انسپکٹران

دفاتر تحریک جدید میں انسپکٹران کی فوری ضرورت ہے۔ خواہش مند احباب اپنی درخواست تعلیمی سندات، قومی شناختی کارڈ کی فوٹو کاپی اور ایک عدد تصویر کے ہمراہ امیر / پریذیڈنٹ کی سفارش کے ساتھ وکالت دیوان تحریک جدید سے رابطہ کریں۔ امیدوار کا ایف۔اے / ایف ایس سی میں کم از کم سیکنڈ ڈویژن ہونا ضروری ہے۔ بی اے / بی ایس سی بھی درخواست دے سکتے ہیں۔ امیدوار کی عمر 35 سال سے زائد نہیں ہونی چاہئے۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

فون: 04524-213563 فیکس: 04524-212296

موبائل: 0300-7700328

چائنیز سمر لینگوئج کلاس

مورخہ 15 / جولائی بروز جمعرات سے لینگوئج انسٹیٹیوٹ واقفین نو دارالرحمت وسطی میں چائنیز زبان کی کلاس شروع کی جا رہی ہے۔ دلچسپی رکھنے والے واقفین نو بچے اور بچیاں اور دیگر خواتین مورخہ 15 جولائی کو 5:30 بجے سہ پہر لینگوئج انسٹیٹیوٹ بیت النصرت دارالرحمت وسطی ربوہ میں تشریف لے آئیں

(انچارج لینگوئج انسٹیٹیوٹ واقفین نو لوکل انجمن احمدیہ ربوہ)

فری انٹرنیٹ کیفے برائے خواتین

(ایوان محمود ربوہ)

خدام الاحمدیہ پاکستان کے زیر اہتمام مکمل طور پر مفت انٹرنیٹ کیفے کا انتظام ایوان محمود میں کیا گیا ہے۔ فی الحال صرف خواتین اس سے استفادہ کر سکیں گی۔ کیفے کے اوقات کار 9:30 صبح تا 1:30 بجے دوپہر ہیں براہ کرم ان اوقات میں ہی تشریف لائیں۔

(کمپیوٹر سیکشن ایوان محمود ربوہ)

نیلامی ملبہ کوارٹرز

احاطہ قصر خلافت میں کوارٹرز نمبر 124، 125، 126، 127، 128 کا ملبہ بذریعہ نیلامی مورخہ 17 جولائی 2004ء کو 9:00 بجے صبح فروخت کیا جائے گا رقم نقد وصول کی جائے گی دلچسپی رکھنے والے دوست استفادہ فرمائیں۔

(ناظم جائیداد صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

دعوت الی اللہ کے سنہری گر

پر حکمت نصائح ایمان افروز واقعات

127

مرتبہ: عبدالستار خان صاحب

جاپانی پروفیسر کو خط

حضرت مفتی محمد صادقؓ صاحب تحریر فرماتے ہیں۔

4/اپریل 1905ء کی صبح کو جب کہ پنجاب میں سخت زلزلہ آیا۔ اور کانگڑہ کے پہاڑ میں کئی ایک بستیاں بالکل تباہ ہوگئیں۔ اور ہندوؤں کی دیوی جوالا مکھی کی لاٹ بجھ گئی۔ اور عمارت مسمار ہوگئی۔ اس وقت صبح ساڑھے چھ بجے کے قریب قادیان میں بھی سخت زلزلہ محسوس ہوا۔ مگر یہ خدا کا فضل رہا کہ جیسا کہ لاہور، امرتسر میں کئی ایک مکانات گر گئے۔ اور آدمی مر گئے اور بہتوں کو چوٹیں آئیں۔ ایسا کوئی حادثہ قادیان میں نہیں ہوا۔(۔) چونکہ زلزلے کے اس بڑے دھکے کے آنے کے بعد بھی چند گھنٹوں کے وقفے پر بار بار زمین ہلتی تھی اس واسطے حضرت مسیح موعود نے یہ تجویز کی کہ مکانات کو چھوڑ کر باہر باغ میں ڈیرہ لگایا جائے۔ اکثر دوست بمعہ قبائل باہر چلے گئے اور چھوٹی چھوٹی جھونپڑیاں بنالی گئیں۔ اور بعض نے خیمے کھڑے کر لئے اور کئی ماہ تک اسی باغ میں قیام رہا۔ انہی ایام میں جاپان کا ایک پروفیسر اوموری جو علم زلازل کے محقق اور مبصر تھے۔ ان زلازل کی تحقیقات کے واسطے ہندوستان آیا تھا۔ اور بعد تحقیقات اس نے فیصلہ کیا تھا۔ کہ یہاں اب کئی سال تک اور کوئی زلزلہ نہیں آئے گا۔ لیکن حضرت مسیح موعود نے اپنی الہامی پیشگوئی شائع کی تھی کہ موسم بہار میں پھر زلزلہ آئے گا۔ چنانچہ دوسرے سال ایسا ہی ایک شدید زلزلہ پھر آیا۔

میں نے اس وقت ڈاکٹر اوموری کو جبکہ وہ ہندوستان میں تھا۔ ایک (دعوت الی اللہ) کا خط لکھا تھا جس کا اس نے شکریہ ادا کیا۔ اور پھر جب اس کے کہنے کے خلاف فروری 1906ء میں پھر زلزلہ آیا تو پھر اس کو (دعوت الی اللہ) کا خط جاپان بھیجا گیا۔

(ذکر حبیب ص126)

انڈونیشیا میں دعوت الی اللہ

مکرم مولانا محمود احمد چیمہ صاحب سابق مربی انڈونیشیا تحریر کرتے ہیں:۔

سپین سے جب مسلمانوں کو نکالا جا رہا تھا۔ تو اس وقت وہ ان ممالک میں پھیل رہے تھے۔ یعنی تیرھویں صدی عیسوی کے آخر 1292ء میں انڈونیشیا میں اسلام کے سب سے پہلے مبلغ حضرت مولانا برہان الدین تھے۔ محقق اور مصنف آرنلڈ نے آپ کو شافعی المذہب سلسلہ قادریہ سے تعلق رکھنے والا اور عراق (عرب) سے قرار دیا ہے۔

ایک ولندیزی مؤرخ کے نزدیک حضرت برہان الدین صاحب گجرات ہندوستان سے آئے اور یہ ہوسکتا ہے کہ ان کے آباؤاجداد عراق عرب سے آئے ہوں۔ کیونکہ فقہ شافعی اور سلسلہ قادریہ کا بڑا مرکز عراق عرب کا شہر بغداد رہا ہے۔

☆ انڈونیشیا کے پہلے مبلغین جیسے حضرت مولانا برہان الدین صاحب اور حضرت ملک ابراہیم صاحب سوداگروں اور طبیبوں کی حیثیت میں ملک میں داخل ہوئے۔ اور سب سے پہلے زبان سیکھی۔

☆ تبلیغ پہلے رؤسا، عمائدین اور ذی اثر لوگوں میں کی جاتی تھی۔ لیکن اس کے لئے مبلغین کو اپنی روحانی کرامات سے کام لینا پڑتا تھا۔ اور پھر عملی طور پر بھی وہ کمال رکھتے تھے۔

☆ ہندوؤں میں بت پرستی عام تھی۔ اور وہ عموماً اپنے راجاؤں اور حکمرانوں کے نام پر بت بناتے اور ان کی عزت و تکریم کرتے۔ اس لئے مبلغین نے پہلے ان راجاؤں کو مسلمان بنانا مناسب سمجھا تا کہ ان کے ظلموں سے بچے رہیں۔

☆ جب کوئی راجہ مسلمان ہوجاتا تو مبلغین پہلے وہاں مسجد تعمیر کراتے اور اس میں مدرسہ شروع کرتے۔ پھر وہاں سے شاگرد تعلیم حاصل کرکے آگے اسلام کو پھیلاتے۔

☆ ہندو راجوں میں گانے بجانے کا عام رواج تھا۔ اس لئے ان مبلغین نے بھی ہندوستان کے چشتیہ طریقہ پر توحید اور اعلیٰ اخلاق کے بارہ میں روحانی نظمیں نغموں کی شکل میں پڑھانی شروع کردیں۔ جن کی وجہ سے طالبان حق کو رہنمائی ہوتی تھی۔

☆ مبلغین اپنے آپ کو سیاست میں ملوث نہ کرتے تھے۔ بلکہ خاموش تبلیغ جاری رکھتے اور امراء خود بخود حق کو شناخت کرتے۔

☆ نومسلم، حج بیت اللہ کا شرف اور مدینہ کی زیارت کرتے اور ان کے ایمان میں زیادتی ہوتی پھر واپس آکر وہ اور جوش سے تبلیغ اسلام میں مصروف ہو جاتے۔

☆ مبلغین بڑے عالم، صاحب کمال، ہمدرد، بے لوث، بے غرض، سچے اور اچھے کردار کے مالک تھے۔ جن کا ذاتی نمونہ اثر کئے بغیر نہ رہتا۔

(الفضل 8 ستمبر 2003ء)

مجلس نابینا کی تعلیمی، تربیتی وفنی کلاس

مجلس نابینا ربوہ کی تعلیمی، تربیتی وفنی کلاس مورخہ 12 تا 30 جون 2004ء مجلس انصاراللہ مقامی کے ہال میں منعقد ہوئی۔ کلاس کا افتتاح مکرم ملک خالد مسعود صاحب ناظر امور عامہ نے کیا۔

اختتامی تقریب مورخہ 30 جون کو دارالضیافت میں منعقد ہوئی جس کے مہمان خصوصی محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی تھے۔ اس موقع پر مکرم مبشر احمد خالد صاحب مربی سلسلہ نے مجلس نابینا کی طرف سے مساعی پر مشتمل سالانہ رپورٹ از یکم جولائی 2003ء تا 30 جون 2004ء پیش کی۔ جس میں آپ نے بتایا کہ:۔

☆ دوران سال اہم جماعتی تاریخی دنوں کی مناسبت سے 5 دینی تقریبات منعقد کی گئیں۔ جن میں جلسہ سیرۃ النبیؐ۔ جلسہ یوم مسیح موعود۔ جلسہ یوم خلافت۔ جلسہ یوم مصلح موعود اور عید ملن پارٹی شامل ہیں۔

☆ قومی دنوں کی مناسبت سے 5 تقاریب منعقد ہوئیں۔ (یوم آزادی۔ یوم پاکستان۔ یوم قائداعظم۔ سفید چھڑی کا دن) ان مواقع پر علمی لیکچرز کے علاوہ کھیلوں اور ریفرشمنٹ کا انتظام بھی کیا گیا۔

☆ مجلس نابینا کے زیر انتظام دو مشاعرے منعقد ہوئے۔

☆ 12 تفریحی پروگرام منعقد ہوئے۔

☆ صحبت صالحین کے پیش نظر ربوہ میں موجود علماء و بزرگان سلسلہ کے 30 اجتماعی ملاقاتوں کے پروگرام عمل میں لائے گئے۔

☆ مجلس نابینا کی طرف سے دوران سال روزنامہ الفضل میں 15 رپورٹس و اعلانات شائع کروائے گئے۔

☆ مجلس نابینا ربوہ کی نمائندگی کرتے ہوئے مجلس اتحاد نابینا فیصل آباد اور انجمن نابینا جھنگ کے سالانہ اجلاسات میں 25 رکنی وفود شامل ہوئے۔ نیز جھنگ کی مجلس عاملہ کی دو ماہی میٹنگ میں دو رکنی وفد شامل ہوتا رہا، علاوہ ازیں راولپنڈی کی 4 نابینا تنظیموں نیز لاہور کی 2 نابینا تنظیموں کے ساتھ بھی خط و کتابت و انفرادی رابطہ رکھا گیا۔

☆ نظارت امور عامہ کے تعاون سے خلافت لائبریری کے عقبی گراؤنڈ میں دفتری ضروریات کے لئے ایک کمرہ مع فرنیچر حاصل کیا گیا۔

☆ دوران سال مجلس نابینا ربوہ کو حضرت مسیح موعود کی ایک ضخیم کتاب "حقیقۃ الوحی" کے کچھ حصے بریل رسم الخط میں منتقل کرنے میں کامیابی ہوئی۔ جو 5 جلدوں پر مشتمل ہے۔ اسی طرح سیدنا حضرت مسیح موعود کی ایک دوسری کتاب "فتح اسلام" نیز حضرت مصلح موعود کی ایک تقریر "احمدیت کا پیغام" بھی بریل رسم الخط میں منتقل کی گئیں۔ نیز حضرت مسیح موعود کے لیکچر لدھیانہ کو آڈیو کیسٹ میں ریکارڈ کروایا گیا۔

☆ ایم ٹی اے کے تعاون سے حضرت مسیح موعود کی کتب اور ملفوظات پر مبنی 132 آڈیو کیسٹس حاصل کی گئیں۔

☆ مجلس نابینا ربوہ کے ایک رکن مکرم حافظ فرقان الیاس نے آٹھویں کلاس کے سالانہ امتحان میں سپیشل طلباء میں پنجاب بھر میں دوسری پوزیشن حاصل کرنے کا اعزاز حاصل کیا اور خصوصی انعام کے مستحق قرار پائے۔

☆ دوران سال جماعتی ادارہ جات اور مخیر احباب کی طرف سے مختلف مواقع اور تہواروں پر موصولہ تحائف مجلس کے جملہ ممبران میں تقسیم کئے جاتے رہے۔

☆ رپورٹ میں ماہ جون 2004ء میں منعقد ہونے والی 15 روزہ تعلیمی، تربیتی وفنی کلاس کے بارہ میں بتایا گیا کہ۔

اس کلاس کے دوران 50 دینی سوالات کے جوابات۔ حضرت مسیح موعود کے 15 الہامات۔ حضرت مسیح موعود اور خلفاء احمدیت کے منظوم کلام کے 30 اشعار۔ حضرت مسیح موعود کی 10 کتب کے اسماء مع وجہ تصنیف وسن تصنیف۔ حضرت مسیح موعود کی عربی منظوم کلام کے 5 اشعار یاد کروائے گئے۔

☆ 5-5 عربی اور انگریزی محاورے اور ان کا استعمال سکھایا گیا۔

☆ دس تک ہندسوں کا بریل رسم الخط میں لکھنا اور پڑھنا سکھایا گیا۔

☆ بزرگان سلسلہ کے متعدد علمی ومعلوماتی لیکچرز کروائے گئے۔

☆ عملی پروگرام میں چارپائی اور کرسی بننا سکھایا گیا۔

☆ ایک تفریحی پروگرام کروایا گیا۔

☆ مجلس نابینا جھنگ اور ربوہ کے مابین کرکٹ کا دلچسپ میچ کروایا گیا۔

رپورٹ پڑھے جانے کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی نے اعزاز حاصل کرنے والے نابینا افراد میں انعامات تقسیم فرمائے۔ اور اپنے مختصر خطاب میں مجلس نابینا کی مساعی کو سراہا اور اس خواہش کا اظہار کیا کہ نابینا خواتین کی مجلس کا قیام بھی ہونا چاہئے۔

اس اجلاس میں اراکین مجلس نابینا کے علاوہ متعدد احباب علماء و بزرگان سلسلہ نے بھی شرکت کی آخر پر جملہ شرکاء کی خدمت میں ریفرشمنٹ بھی پیش کی گئی۔

(ع۔س۔خان)

پبلشر آغا سیف اللہ، پرنٹر سلطان احمد ڈوگر مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے پچاس پیسے

حضرت مصلح موعود کی روایات کی روشنی میں

سیرت سیدنا حضرت مسیح موعود کے بعض درخشندہ اور مبارک گوشے

مرتبہ: حبیب الرحمٰن زیروی صاحب

ایک سکھ کی گواہی

حضرت مسیح موعود کے متعلق کاہلواں (قادیان کے قریب ایک گاؤں) کے ایک سکھ نے مجھے سنایا کہ ایک دفعہ بڑے مرزا صاحب نے ہمیں بلا کر کہا۔ غلام احمد کو جا کر سمجھاؤ کہ کوئی نوکری کر لے۔ ورنہ میرے مرنے کے بعد اسے اپنے بڑے بھائی کے ٹکڑوں پر بسر کرنی ہوگی۔ وہ کہتا ہے میں ان کے پاس گیا اور کہا آپ کے والد صاحب ناراض ہوتے ہیں۔ آپ نوکری کیوں نہیں کرتے۔ حضرت مسیح موعود یہ سنتے ہی ہنس پڑے اور فرمانے لگے والد صاحب کو یونہی فکر ہے میں نے تو جس کا نوکر ہونا تھا ہو گیا۔ وہ سکھ یہ سن کر واپس چلا گیا اور حضرت مسیح موعود کے والد صاحب سے کہنے لگا وہ کہتے ہیں جس کا نوکر میں نے ہونا تھا ہو چکا ہوں۔ یہ سن کر باوجود دنیاداری کے خیالات کے انہوں نے ایک آہ بھری اور کہنے لگے کہ اگر وہ کہتا ہے کہ میں نوکر ہو گیا ہوں تو ٹھیک کہتا ہے۔ وہ جھوٹ بولنے والا نہیں۔

(خطبات محمود جلد سوم صفحہ 323)

توبہ جان کندنی تک قبول ہوتی ہے

جب غرغرہ موت شروع ہو جاتا ہے تو انسان کے حواس پر اثر پڑنا شروع ہو جاتا ہے گو وہ بھی کبھی زیادہ لمبا اور کبھی بہت قلیل عرصہ کے لئے ہوتا ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ توبہ جان کندنی تک قبول ہوتی ہے۔ جب جان کندنی شروع ہو جائے تو پھر توبہ قبول نہیں ہوتی کیونکہ جب غرغرہ موت شروع ہو جاتا ہے تو حواس جاتے رہتے ہیں۔ یہ غرغرہ بھی دو قسم کا ہوتا ہے ایک ابتدائی اور ایک اُس کے بعد کا جو اصلی اور حقیقی ہوتا ہے۔ حضرت مسیح موعود فرمایا کرتے تھے کہ ہمارے والد صاحب بڑے طاقتور تھے غرغرۂ موت شروع ہوا تو فرمانے لگے۔ غلام احمد یہ غرغرہ ہے اور پھر چند منٹ کے بعد فوت ہو گئے۔

(تفسیر کبیر جلد دوم صفحہ 203)

والد صاحب کی وفات

حضرت مسیح موعود ہمیشہ اپنے والد صاحب کا ایک واقعہ لطف لے کر بیان کیا کرتے تھے کہ آپ جب فوت ہوئے اس وقت اسّی سال کے قریب عمر تھی مگر وفات کے ایک گھنٹہ پہلے آپ پاخانہ کے لئے اٹھے۔ آپ کو سخت پیچش تھی اور پاخانہ کے لئے جا رہے تھے کہ راستہ میں ایک ملازم نے آپ کو سہارا دیا مگر آپ نے اس کا ہاتھ جھٹک کر پرے کر دیا اور کہا کہ مجھے سہارا کیوں دیتے ہو؟ اس کے ایک گھنٹہ کے بعد آپ کی وفات ہو گئی۔ (الفضل جلد 23 نمبر 27 صفحہ 3)

جب آپ کے والد صاحب فوت ہو گئے تو آپ نے سب کاموں سے بالکل قطع تعلق کر لیا اور مطالعہ دین اور روزہ داری اور شب بیداری میں اپنے اوقات بسر کرنے لگ گئے اور اخبارات و رسائل کے ذریعہ دشمنان (۔) کے حملوں کا جواب دیتے رہتے اس زمانہ میں لوگ ایک ایک پیسہ کے لئے لڑتے ہیں مگر آپ نے اپنی سب جائیداد اپنے بڑے بھائی صاحب کے سپرد کر دی۔ کھانا ان کے گھر سے آپ کو آ جاتا اور جب وہ ضرورت سمجھتے کپڑے بنوا دیتے اور آپ نہ جائیداد کا حصہ لیتے اور نہ اس کا کوئی کام کرتے لوگوں کو نماز روزہ کی تلقین کرتے..... اور غریبوں مسکینوں کی بھی خبر رکھتے اور تو آپ کے پاس کچھ تھا نہیں بھائی کے ہاں سے جو کھانا آتا اسی کو غرباء میں بانٹ دیتے اور بعض دفعہ دو تین تولہ غذا پر گزارہ کرتے اور بعض دفعہ یہ بھی نہ باقی رہتی اور فاقہ سے ہی رہ جاتے، یہ نہیں تھا کہ آپ کی جائیداد معمولی تھی اور آپ سمجھتے تھے کہ چلو گزارہ ہو رہا ہے اس وقت ایک سالم گاؤں آپ کے اور آپ کے بھائی کا مشترکہ تھا اور علاوہ از جاگیر وغیرہ کے بھی آمدن تھی۔

(دعوت الامیر صفحہ 262)

والد صاحب کی غرباء کی خبر گیری

حضرت مسیح موعود فرماتے تھے کہ آپ کے والد صاحب کا قاعدہ تھا کہ ایک موسم میں خاص مقدار میں غرباء میں غلہ اور نقدی تقسیم کرتے ایک شخص بٹالے کا بھی آیا کرتا تھا اس کو آپ نے ایک دفعہ چنے اور کچھ پیسے دیئے وہ چنوں کا بڑا حصہ راستہ ہی میں ختم کر گیا حالانکہ جو کچھ اس کو ملا تھا وہ گھر کے لئے تھا۔

(خطبات محمود جلد نمبر 7 صفحہ 97)

قادیان کے دو حصے

حضرت مسیح موعود فرمایا کرتے تھے کہ قادیان کے اندر دو مُلّا تھے جن میں بسا اوقات اس قسم کی باتوں پر جھگڑا ہو جایا کرتا تھا کہ کسی شخص کے مرنے پر اس کے کفن کی چادر کے متعلق ایک کہتا تھا کہ یہ میرا حق ہے اور دوسرا کہتا تھا کہ میرا حق ہے آپ فرماتے تھے کہ ہمارے والد صاحب نے ان جھگڑوں کو دیکھ کر قادیان کے دو حصے کر کے ان میں بانٹ دیئے تا کہ ان میں لڑائی نہ ہو مگر ان میں سے ایک مُلّا دو تین دن کے بعد روتا ہوا والد صاحب کے پاس آیا۔ والد صاحب نے پوچھا کہ کیا بات ہے۔ وہ چیخ مار کر کہنے لگا۔ مرزا صاحب آپ نے انصاف سے کام نہیں لیا۔ والد صاحب نے پوچھا تمہارے ساتھ کیا بے انصافی ہوئی تو وہ اپنی ہچکی کو بند کرتے ہوئے کہنے لگا ”تُساں جیہڑے آدمی میرے حصے وچ دتے نے اونہاں دا قد اتنا چھوٹا اے کہ اونہاں دے کفن دی چادر دی چنی بھی نہیں بن سکدی“ یعنی آپ نے میرے حصہ میں جن لوگوں کو رکھا ہے ان کا قد تو اتنا چھوٹا ہے کہ ان کے کفن کی چادر سے ایک چھوٹا سا دوپٹہ بھی نہیں بن سکتا۔

(خطبات محمود جلد سوم صفحہ 598-597)

چھ ماہ کے روزے رکھنا

جب ہمارے دادا فوت ہو گئے تو باوجود اس کے کہ حضرت مسیح موعود کی توجہ دین کی طرف اس قدر تھی کہ بڑے بھائی سے جائیداد وغیرہ کے متعلق کوئی سوال نہ کیا۔ آپ دن رات (۔) میں پڑے رہتے۔ میں نے حضرت مسیح موعود سے سنا۔ آپ فرمایا کرتے تھے کہ ان دنوں میں بھنے ہوئے چنے اپنے پاس رکھ لیا کرتا تھا اور آخر عمر تک باوجودیکہ بڑھاپا آ گیا تھا آپ کو چنوں کا شوق رہا اور شاید یہ ورثہ کا شوق ہے جو مجھے بھی ہے اور مجھے دنیا کی نعمتوں کے مقابلہ میں چنے اچھے لگتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود فرمایا کرتے تھے کہ میں پوشیدہ طور پر روزے رکھتا تو چنوں پر گزارہ کر لیتا تھا۔ آپ نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے چھ ماہ تک متواتر روزے رکھے۔ اس عرصہ میں بسا اوقات دو پیسے کے چنے آپ بھنوا کر رکھ لیتے۔ (۔) کا شوق آپ کو شروع سے ہی تھا۔ ہندو لڑکوں کو اپنے پاس جمع کر لیتے اور ان سے مذہبی گفتگو کرتے رہتے۔ حافظ معین الدین صاحب جو آپ کے خادم تھے اور نابینا تھے فرمایا کرتے تھے کہ مجھے حضرت مسیح موعود جب گھر سے کھانا لانے کے لئے بھیجتے تو بعض اوقات اندر سے عورتیں کہہ دیا کرتیں کہ انہیں تو ہر وقت مہمان نوازی کی فکر رہتی ہے ہمارے پاس کھانا نہیں ہے۔ حضرت مسیح موعود اپنا کھانا دوسروں کو کھلا دیتے اور خود چنوں پر گزارہ کرتے۔

(الفضل 31 دسمبر 1933ء)

والدہ ماجدہ کی وفات

حضرت مسیح موعود کو اپنی والدہ سے بہت محبت تھی۔ غالباً آپ جن دنوں میں سیالکوٹ میں تھے یا اور کسی مقام پر قادیان سے باہر تھے کہ آپ کو خبر پہنچی کہ آپ کی والدہ سخت بیمار ہیں یہ سن کر آپ فوراً قادیان کی طرف روانہ ہو گئے تو جو شخص (آپ کو) لینے کے لئے آیا ہوا تھا۔ وہ بار بار یکہ والے سے کہنے لگا کہ ذرا جلدی کر دبی بی صاحبہ کی طبیعت بہت خراب تھی خدا خیر کرے پھر تھوڑی دیر کے بعد اور زیادہ یکہ والے کو تاکید کرنے لگا اور کہنے لگا کہ ”کہیں خدانخواستہ فوت ہی نہ ہو گئی ہوں۔ حضرت مسیح موعود فرماتے۔ میں نے اس فقرہ سے سمجھ لیا کہ وہ فوت ہو چکی ہیں اور یہ مجھے اس صدمہ کے لئے تیار کر رہا ہے اور میں نے اس سے کہا کہ تم ڈرو نہیں اور جو سچ بات ہے وہ بتا دو۔ اس پر اس نے کہا۔ بات تو یہی ہے کہ وہ فوت ہو چکی ہیں۔“

(رپورٹ مجلس مشاورت 1938ء صفحہ 141)

عدالت میں سچی گواہی

حضرت مسیح موعود کی بعثت سے پہلے کا واقعہ ہے کہ خاندانی جائیداد کے متعلق ایک مقدمہ تھا اس مکان کے چبوترہ کے متعلق جس میں اب صدر انجمن احمدیہ کے دفاتر ہیں۔ اس چبوترہ کی زمین دراصل ہمارے خاندان کی تھی مگر اس پر دیرینہ قبضہ اس کے گھر کے مالکوں کا تھا۔ حضرت مسیح موعود کے بڑے بھائی صاحب نے اس کے حاصل کرنے کے لئے مقدمہ چلایا اور جیسا کہ دنیاداروں کا قاعدہ ہے کہ جب زمین وغیرہ کے متعلق کوئی مقدمہ ہو اور اپنا حق اس پر سمجھتے ہوں تو اس کے حاصل کرنے کے لئے جھوٹی سچی گواہیاں لائیں۔ اس پر اس گھر کے مالکوں نے یہ امر پیش کر دیا کہ ہمیں کسی دلیل کی ضرورت نہیں، ان کے چھوٹے بھائی کو بلا کر گواہی لی جائے اور جو وہ کہہ دیں

ہمیں منظور ہوگا۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود بطور گواہ عدالت میں پیش ہوئے اور جب آپ سے پوچھا گیا کہ کیا آپ ان لوگوں کو اس رستہ سے آتے جاتے اور اس پر بیٹھتے عرصہ سے دیکھ رہے ہیں تو آپ نے فرمایا کہ ہاں۔ اس پر عدالت نے ان کے حق میں فیصلہ دے دیا۔ آپ کے بڑے بھائی صاحب نے اسے اپنی ذلت محسوس کیا اور بہت ناراض ہوئے مگر آپ نے فرمایا کہ جب امر واقعہ یہ ہے تو میں کس طرح انکار کر سکتا ہوں۔ (الفضل 26 اگست 1936ء)

رشتہ داروں کی مخالفت اور بائیکاٹ

حضرت مسیح موعود کا بائیکاٹ کیا گیا لوگوں کو آپ کے گھر کا کام کرنے سے روکا جاتا، کمہاروں کو روکا گیا، چوہڑوں کو صفائی سے روکا گیا ہمارے عزیز ترین بھائی، حضرت مسیح موعود کی بھاوج اور دیگر عزیز رشتہ دار حتی کہ آپ کے ماموں زاد بھائی علی شیر یہ سب طرح طرح کی تکلیفیں دیا کرتے تھے۔ ایک دفعہ گجرات کے علاقہ کے کچھ دوست جو سات بھائی تھے قادیان میں آئے اور باغ کی طرف اس واسطے گئے کہ وہ حضرت مسیح موعود کی طرف منسوب ہوتا تھا۔ راستہ میں ہمارے ایک رشتہ دار باغیچہ لگوا رہے تھے انہوں نے ان سے دریافت کیا کہاں سے آئے ہو؟ اور کیوں آئے ہو؟ انہوں نے جواب میں کہا دیکھو میں ان کے ماموں کا لڑکا ہوں میں خوب جانتا ہوں یہ ایسے ہیں ویسے ہیں ان میں سے ایک نے جو دوسروں سے آگے تھا بڑھ کر اس کو پکڑ لیا اور اپنے بھائیوں کو آواز دی کہ جلدی آؤ اس پر وہ شخص گھبرایا تو اس احمدی نے کہا میں تمہیں مارتا نہیں کیونکہ تم حضرت مسیح موعود کے رشتہ دار ہو میں اپنے بھائیوں کو تمہاری شکل دکھانا چاہتا ہوں کیونکہ ہم سنا کرتے تھے کہ شیطان نظر نہیں آتا مگر آج ہم نے دیکھ لیا ہے کہ وہ ایسا ہوتا ہے۔

(الفضل 4 دسمبر 1935ء)

دادا کے دربار میں پانچ سو حفاظ

حضرت مسیح موعود اپنے دادا مرزا گل محمد صاحب کے متعلق بیان فرمایا کرتے تھے کہ ان کے دربار میں پانچ سو حافظ تھے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ سپاہی وغیرہ ہر قسم کے پیشہ کے لوگ جو ان کے دربار میں تھے ان میں سے ایک کثیر حصہ نے قرآن کریم کو حفظ کیا ہوا تھا۔ ……… میں سمجھتا ہوں کہ لاکھوں لاکھ حفاظ ہندوستان میں سے ہی نکل سکتے ہیں۔ غرض دوسرا ذریعہ قرآن کریم کی حفاظت کا اللہ تعالیٰ نے یہ کیا کہ حفاظ و قراء کی کثرت پیدا کر دی اور یہ چیز بھی ایسی ہے جو کسی کے بس کی نہیں۔ غرض قرآن کریم کی حفاظت کا ایک سامان خدا تعالیٰ نے یہ کیا کہ دلوں میں اس کے حفظ کی رغبت پیدا کر دی اور اس طرح لاکھوں لوگوں کے سینوں میں قرآن کا ایک ایک لفظ بلکہ زیر اور زبر تک محفوظ کر دی۔

(تفسیر کبیر جلد ہشتم صفحہ 424) •

حکومت کی طرف سے اعزاز دینے کی پیشکش

حضرت مسیح موعود سے بھی کہا گیا اور دو دفعہ مجھے بھی کہلایا گیا کہ کیا حکومت اگر کوئی خطاب دے تو اسے قبول کر لیا جائے گا۔ میں نے کہا اگر حکومت ایسا کرے گی تو وہ میری ہتک کرے گی۔ ہمیں خدا تعالیٰ سے جو کچھ مل چکا ہے اس سے بڑھ کر کیا ہو سکتا ہے اور اس سے بڑھ کر حکومت کیا دے سکتی ہے۔ اپنے متعلق خطاب کا ذکر تو الگ رہا، اگر جماعت احمدیہ کا کوئی شخص بھی خطاب کے متعلق کچھ پوچھتا ہے تو میں اسے یہی کہتا ہوں کہ مجھے تو انسانی خطاب سے گھن آتی ہے۔ احمدی کہلانے سے بڑا خطاب اور کیا ہو سکتا ہے۔

(انوار العلوم جلد 13 ص 512)

خاندان کی جنگی تاریخ

ہمارے خاندان کی تاریخ جنگی تاریخ ہے اور اب بھی ہمارا فوج کے ساتھ تعلق ہے میں نے خود مرزا شریف احمد صاحب کو فوج میں داخل کرایا ہے اور اب ان کا لڑکا فوج میں شامل ہو رہا ہے۔……… ہمارے دادا فوجی جرنیل تھے۔ دلی کے بادشاہوں کی چٹھیاں ہمارے پاس محفوظ ہیں جن میں اس امر کا اعتراف ہے کہ ہمارا خاندان ہی تھا جس نے سکھوں کے زمانہ میں اسلام کی حفاظت کے لئے قربانیاں کیں"۔

(الفضل 30 جولائی 1937ء)

دُعاؤں کی عادت

میں 1889ء میں پیدا ہوا 1898ء میں میں نے حضرت مسیح موعود کے ہاتھ پر بیعت کی۔ گو بوجہ احمدیت میں پیدائش کے میں پیدائش سے ہی احمدی تھا مگر یہ بیعت گویا میرے احساس قلبی کے دریا کے اندر حرکت پیدا ہونے کی علامت تھی۔

خدا کا فرستادہ مسیح موعود جسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا تھا۔(۔) جس سے وعدہ تھا کہ میں تیری سب دعائیں قبول کروں گا، سوائے ان کے جو شرکاء کے متعلق ہوں۔ وہ ہنری مارٹن کلارک والے مقدمہ کے موقع پر مجھے جس کی عمر صرف 9 سال کی تھی دعا کے لئے کہتا ہے۔ گھر کے نوکروں اور نوکرانیوں کو کہتا ہے کہ دعائیں کرو۔ پس جب وہ شخص جس کی سب دعائیں قبول کرنے کا اللہ تعالیٰ نے وعدہ کیا ہوا تھا، دوسروں سے دعائیں کرانا ضروری سمجھتا ہے اور اس میں اپنی ہتک نہیں سمجھتا تو ایک ڈاکٹر کا دوسرے ڈاکٹر سے مشورہ کرنا، کس طرح ہتک کا موجب ہو سکتا ہے۔

(خطبات محمود جلد 14 صفحہ 131-132)

میرا الیقین بڑھ گیا

میری عمر جب نو یا دس برس کی تھی۔ میں اور ایک اور طالب علم گھر میں کھیل رہے تھے۔ وہیں الماری میں ایک کتاب پڑی ہوئی تھی جس پر نیلا جزدان تھا اور وہ ہمارے دادا صاحب کے وقت کی تھی۔ نئے نئے علوم ہم پڑھنے لگے تھے اس کتاب کو جو کھولا تو اس میں لکھا تھا کہ اب جبرائیل نازل نہیں ہوتا۔ میں نے کہا یہ غلط ہے میرے ابا پر تو نازل ہوتا ہے۔ اس لڑکے نے کہا جبرائیل نہیں آتا کتاب میں لکھا ہے۔ ہم میں بحث ہوگئی۔ آخر ہم دونوں حضرت صاحب کے پاس گئے اور دونوں نے اپنا اپنا بیان پیش کیا۔ آپ نے فرمایا۔ کتاب میں غلط لکھا ہے۔ جبرائیل اب بھی آتا ہے۔

بیوقوفی کے واقعات میں مجھے بھی اپنا ایک واقعہ یاد ہے۔ کئی دفعہ اس واقعہ کو یاد کر کے میں ہنسا بھی ہوں اور بسا اوقات میری آنکھوں میں آنسو بھی آ گئے ہیں۔ مگر میں اسے بڑی قدر کی نگاہ سے بھی دیکھا کرتا ہوں اور مجھے اپنی زندگی کے جن واقعات پر ناز ہے۔ ان میں وہ ایک حماقت کا واقعہ بھی ہے وہ واقعہ یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود کے زمانے میں ایک رات ہم سب صحن میں سو رہے تھے گرمی کا موسم تھا کہ آسمان پر بادل آیا اور زور سے گرجنے لگا۔ اسی دوران میں قادیان کے قریب ہی کہیں بجلی گر گئی مگر اس کی کڑک اس زور کی تھی کہ قادیان کے ہر گھر کے لوگوں نے یہ سمجھا کہ یہ بجلی شاید ان کے گھر میں ہی گری ہے۔ اس کڑک اور کچھ بادلوں کی وجہ سے تمام لوگ کمروں میں چلے گئے جس وقت بجلی کی یہ کڑک ہوئی اس وقت ہم بھی جو صحن میں سو رہے تھے اٹھ کر اندر چلے گئے مجھے آج تک وہ نظارہ یاد ہے کہ حضرت مسیح موعود جب اندر کی طرف جانے لگے تو میں نے اپنے دونوں ہاتھ حضرت مسیح موعود کے سر پر رکھ دیئے کہ اگر بجلی گرے تو مجھ پر گرے ان پر نہ گرے بعد میں جب میرے ہوش ٹھکانے آئے تو مجھے اپنی اس حرکت پر ہنسی آئی کہ ان کی وجہ سے تو ہم نے بجلی سے بچنا تھا نہ یہ کہ ہماری وجہ سے وہ بجلی سے محفوظ رہتے۔

(سوانح فضل عمر جلد اول صفحہ 149-150)

ایک موقعہ پر آپ فرماتے ہیں:-

میں علی طور پر بتلاتا ہوں کہ میں نے حضرت صاحب کو والد ہونے کی وجہ سے نہیں مانا بلکہ جب میں گیارہ سال کے قریب تھا تو میں نے مصمم ارادہ کیا تھا کہ اگر میری تحقیقات میں وہ نعوذ باللہ جھوٹے نکلے تو میں گھر سے نکل جاؤں گا۔ مگر میں نے ان کی صداقت کو سمجھا اور میرا ایمان بڑھتا گیا حتٰی کہ جب آپ فوت ہوئے تو میرا الیقین اور بھی بڑھ گیا"

(سوانح فضل عمر جلد اول صفحہ 96)

حضرت مسیح موعود کا جُبّہ

مجھے اپنے متعلق یاد ہے کہ میری عمر گیارہ سال کی تھی اس وقت نماز کبھی کبھی نہ پڑھتا تھا اور شرعاً مجھ پر فرض نہ تھی مگر مجھے یاد ہے ایک دفعہ میں نے حضرت صاحب کا جبہ تبرک کے طور پر پہن کر دعا کی کہ اب میں کبھی نماز نہ چھوڑوں گا مجھے یہ توفیق حاصل ہو۔ چنانچہ پھر کبھی نہ چھوڑی مگر یہ خاص حالات کی وجہ سے تھا۔ ہر وقت دین کی باتیں کان میں پڑتی رہتی تھیں گھر اور باہر دین کا ہی چرچا تھا مگر عام طور پر بیس، اکیس سال میں یہ احساس پیدا ہوتا ہے۔

(خطبات محمود جلد 11 صفحہ 328)

1900ء کا یادگار سال

1900ء میرے قلب کو …… احکام کی طرف توجہ دلانے کا موجب ہوا ہے اس وقت میں گیارہ سال کا تھا۔ حضرت مسیح موعود کے لئے کوئی شخص چھینٹ کے قسم کے کپڑے کا ایک جبہ لایا تھا۔ میں نے آپ سے وہ جبہ لے لیا تھا کسی اور خیال سے نہیں بلکہ اس لئے کہ اس کا رنگ اور اس کے نقش مجھے پسند تھے میں اسے پہن نہیں سکتا تھا کیونکہ اس کے دامن میرے پاؤں کے نیچے لٹکتے رہتے تھے۔ جب میں گیارہ سال کا ہوا اور 1900ء نے دنیا میں قدم رکھا تو میرے دل میں یہ خیال پیدا ہوا کہ میں خدا تعالیٰ پر کیوں ایمان لاتا ہوں اس کے وجود کا کیا ثبوت ہے؟ میں دیر تک رات کے وقت اس مسئلہ پر سوچتا رہا آخر دس گیارہ بجے میرے دل نے فیصلہ کیا کہ ہاں ایک خدا ہے۔ وہ گھڑی میرے لئے کیسی خوشی کی گھڑی تھی جس طرح ایک بچہ کو اس کی ماں مل جائے تو اسے خوشی ہوتی ہے اسی طرح مجھے خوشی تھی کہ میرا پیدا کرنے والا مجھے مل گیا۔ سماعی ایمان علمی ایمان سے تبدیل ہو گیا۔ میں اپنے جامہ میں پھولا نہیں سماتا تھا۔ میں نے اس وقت اللہ تعالیٰ سے دعا کی اور ایک عرصہ تک کرتا رہا کہ خدایا مجھے تیری ذات کے متعلق کبھی شک پیدا نہ ہو۔ اس وقت میں گیارہ سال کا تھا آج میں پینتیس (35) سال کا ہوں مگر آج بھی میں اس دعا کو قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہوں۔ میں آج بھی یہی کہتا ہوں خدایا! تیری ذات کے متعلق مجھے کوئی شک پیدا نہ ہو۔ ہاں اسوقت میں بچہ تھا۔ اب مجھے زیادہ تجربہ ہے اب میں اس قدر زیادتی کرتا ہوں کہ خدایا مجھے تیری ذات کے متعلق حق الیقین پیدا ہو۔

بات کہاں سے کہاں نکل گئی۔ میں لکھ رہا تھا کہ حضرت مسیح موعود کا ایک جبہ میں نے مانگ لیا تھا جب میرے دل میں خیالات کی وہ موجیں پیدا ہونی شروع ہوئیں جن کا میں نے اوپر ذکر کیا ہے تو ایک دن ضحیٰ کے وقت یا اشراق کے وقت میں نے وضو کیا۔ اور وہ جبہ اس وجہ سے نہیں کہ خوبصورت ہے بلکہ اس وجہ سے کہ حضرت مسیح موعود کا ہے اور متبرک ہے یہ پہلا احساس میرے دل میں خدا تعالیٰ کے فرستادہ کے مقدس ہونے کا تھا۔ پہن لیا۔

(یاد ایام۔ انوار العلوم جلد نمبر 8 صفحہ 365-366)

ملازمین اور وقف عارضی

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث فرماتے ہیں:۔

"جو دوست گورنمنٹ یا کسی ادارہ کے ملازم ہیں ان کو سال میں کچھ عرصہ کی رخصتوں کا حق ہوتا ہے وہ اپنی یہ رخصتیں اپنے لئے اپنوں کے لئے لینے کی بجائے اپنے رب کے لئے حاصل کریں اور انہیں اس منصوبہ کے ماتحت خرچ کریں" (الفضل 23 مارچ 1966ء)

ڈاکٹر مجیدہ طاہرہ صاحبہ

میرے ابا جان مکرم ملک عنایت اللہ صاحب

ہمارے پیارے ابا جان مکرم ملک عنایت اللہ صاحب آف گارڈن ٹاؤن لاہور 28/ اکتوبر 2003ء بعمر 83 سال ہم سب کو چھوڑ کر اپنے مالک حقیقی سے جاملے۔ آپ حضرت مولوی محمد عبداللہ بوتالوی صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کے فرزند اور محترم مولانا عبدالرحمٰن صاحب انور سابق پرائیویٹ سیکرٹری ومحترم حافظ قدرت اللہ صاحب سابق مربی ہالینڈ و انڈونیشیا کے چھوٹے بھائی تھے۔ نیز مکرم پروفیسر رفیق احمد ثاقب صاحب واقف زندگی سابق پرنسپل احمدیہ کالج کانو نائیجیریا حال ربوہ کے ماموں اور خسر تھے۔ اور مکرم عطاء المجیب راشد صاحب امام بیت الفضل لندن اوران کی بیگم بھی آپ کے بھانجے اور بھانجی ہیں۔

ہمارے ابا جان مرحوم بے بہا خوبیوں کے مالک تھے۔ نہایت سادہ منکسر المزاج اور غریب پرور انسان تھے۔ خدا تعالیٰ نے بہت دیا لیکن زندگی بے حد سادہ گزاری۔ بیواؤں، یتیموں، ناداروں، حاجتمندوں کے کام کر کے بہت خوش ہوتے تھے۔

چنانچہ متعدد بیواؤں اور بوڑھے افراد کی پنشن بنک سے لے کر فرداً فرداً ان کے گھروں میں پہنچاتے تھے۔ کئی غریب طالبعلموں کی ماہانہ وظیفہ کی صورت میں امداد کرتے تھے۔ جس کا بعد میں پتہ چلا۔

آپ بڑے ہی ملنسار مہمان نواز اور نہایت خاکسار طبیعت کے مالک تھے اکثر مالی کے ساتھ زمین پر بیٹھ کر چائے پیتے تھے۔ اپنے رہائشی محلے میں بچوں اور بڑوں میں یکساں طور پر مقبول تھے بچے ان کو اپنا دوست گردانتے اورانہیں ابی جان کے نام سے یاد کرتے۔

دروازے پر جب کوئی حاجت مند دستک دیتا تو اس کی حتی المقدور امداد کرتے۔ کئی بار ایسا ہوا کہ عین کھانے کے وقت کسی نے دروازے پر صدا دی تو آپ نے اپنا ہی کھانا اپنے سامنے سے اٹھا کر اسے دے دیا۔ کسی فقیر کو خالی ہاتھ نہ جانے دیتے۔ انکار تو کر ہی نہ سکتے تھے۔

بے حد صابر وشاکر انسان تھے۔ جو کچھ خدا نے دیا صبر وشکر کر کے قبول کیا ان کی زبان پر کبھی گلہ یا شکایت نہ آئی۔ حد سے زیادہ مہمان نواز تھے لیکن دنیاداری سے سخت نفرت تھی۔ اپنی اولاد کو بھی اسی بات کی تلقین کرتے کہ یہ نہ دیکھو کہ کون آپ کو کس طرح ملتا ہے۔ ہر ایک سے اچھی طرح ملو اور بدلے کی امید نہ رکھو۔

پیارے ابی جان نہایت نیک اور متقی انسان تھے۔ نداء سنتے ہی نماز ادا کرنے کیلئے اٹھ جاتے اور اپنی اولاد کو بھی وقت پر نماز پڑھنے کی تلقین کرتے۔ جمعہ کا دن تو ان کے لئے عید کا دن ہوتا تھا۔ صبح سے ہی نماز جمعہ کی تیاری میں مصروف ہو جاتے اور بیت الذکر میں جانے کیلئے نماز سے ایک ڈیڑھ گھنٹہ پہلے ہی تیار ہوجاتے اور ٹہلنے لگتے۔ مجھے یاد نہیں پڑتا کہ انہوں نے کبھی بھی سوائے اشد مجبوری کے کوئی جمعہ کی نماز چھوڑی ہو۔

احمدیت کے سچے عاشق اور مخلص احمدی تھے۔ قریباً 11 سال تک حلقہ نیو گارڈن ٹاؤن لاہور کے صدر رہے۔ جب 1994ء میں ہماری والدہ محترمہ کی وفات کے بعد بعض گھریلو مجبوریوں کے باعث اس عہدے کو چھوڑنا پڑا تو بھی کسی نہ کسی اور ذمہ داری سے منسلک ہو کر خدمت سلسلہ کو جاری رکھا۔ آخر دم تک چندے کی وصولی کے سلسلے میں تندہی سے مصروف کار رہے۔

خدا تعالیٰ نے ان کو توفیق دی اور انہوں نے گھر میں ایک نہایت عمدہ چھوٹی سی احمدیہ کتب کی لائبریری بنا رکھی تھی۔ جس سے بہت سے احباب فائدہ اٹھاتے رہے۔ جب بھی کوئی پڑھنے کیلئے کتاب مانگتا تو نہایت خوشی سے اسے کتاب دیتے اور رجسٹر میں اندراج کرلیتے۔ خدا تعالیٰ ہمیں بھی آپ کی اس لائبریری سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کی توفیق دے۔ آمین

آپ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے 6 بیٹیاں اور ایک بیٹا دیا۔ کبھی بھی لڑکی یا لڑکے میں امتیازی سلوک نہ کیا اور بیٹے کے ساتھ بیٹیوں کو بھی اعلیٰ تعلیم دلوائی۔ چنانچہ آپ کی دو بیٹیوں نے میڈیسن کی اعلیٰ تعلیم حاصل کی اور تین نے ایم اے تک جبکہ بیٹا انجینئر بنا۔

ہماری والدہ محترمہ سلیمہ بیگم صاحبہ جو محترم مولانا محمد سلیم صاحب آف کلکتہ سابق مربی فلسطین وبلاد عربیہ کی ہمشیرہ تھیں، کی وفات کو بے حد محسوس کیا۔ وفات سے کچھ دن پہلے سر میں گلٹی اور فالج کی علامات ظاہر ہوئیں۔ علاج کے باوجود کوئی افاقہ نہ ہوا۔ فاطمہ میموریل ہسپتال لاہور میں قریباً ایک ماہ زیر علاج رہے۔ تکلیف کو بے حد صبر اور ہمت کے ساتھ برداشت کیا۔ لیکن مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی۔ بالآخر رمضان المبارک کی پہلی تاریخ کو اس جہان فانی سے رخصت ہوئے۔

مرحوم موصی تھے بہشتی مقبرہ ربوہ میں دفن ہوئے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے لندن میں آپ کا جنازہ غائب پڑھایا۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین

آپ نے اپنے پیچھے پانچ بیٹیاں ایک بیٹا نیز دوسری اور تیسری نسل کے کل بیس افراد اپنی یادگار چھوڑے ہیں۔

اللہ تعالیٰ آپ کے جملہ پسماندگان کو صبر جمیل دے اور آپ کی نیکیوں اور خوبیوں کا وارث بنائے۔ آمین

ایسا اس لئے ہے کیونکہ۔۔۔

حسن نثار اپنے کالم میں لکھتے ہیں:۔

''ایسا کیوں ہے کہ۔۔۔دن میں پانچ بار وضو کرنے والوں کی گلیاں، محلے، بازار گندگی اور غلاظت کے انبار دکھائی دیتے ہیں۔

ایسا کیوں ہے کہ۔۔۔صفیں سیدھی رکھنے والے سڑکوں، گلیوں، بازاروں اور شاہراہوں پر جنونیوں بلکہ پاگلوں کی طرح ڈرائیونگ کرتے ہیں۔

ایسا کیوں ہے کہ۔۔۔سال میں ایک پورا مہینہ روزہ رکھنے والے تقریبات میں کھانے پر ندیدوں کی طرح ٹوٹ پڑتے ہیں اور ''بھوک چھوڑ کر کھانے'' کے واضح ترین حکم کے باوجود بسیار خوری کے شہکار نظر آتے ہیں۔

ایسا کیوں ہے کہ۔۔۔دن میں پانچ بار کندھے سے کندھا جوڑ کر ایک دوسرے کے ساتھ کھڑے ہونے والے مسجد سے باہر نکلتے ہی ایک دوسرے کی جیبیں کاٹنے لگتے ہیں، بدترین اونچ نیچ کی ''بہترین'' مثال نظر آتے ہیں۔

ایسا کیوں ہے کہ۔۔۔سال میں ایک بار پوری دنیا سے ایک مرکز پر جمع ہونے والوں کی ''او آئی سی'' سمیت کسی تنظیم کی کوئی وقعت نہیں۔

ایسا کیوں ہے کہ۔۔۔علم کی میراث رکھنے والے بدترین جہالت کا شکار ہیں۔

ایسا کیوں ہے کہ۔۔۔تمام تر ظاہری عبادات کے باوجود ہمارے معاملات شرمناک حد تک خراب ہیں۔

ایسا کیوں ہے کہ۔۔۔اللہ کو ایک ماننے والے مختلف لوگوں کا ''بندہ'' کہلوانے پر فخر محسوس کرتے ہیں۔

ایسا کیوں ہے کہ۔۔۔قدم قدم پر مشاورت کرنے والی برگزیدہ ترین ہستی سے محبت کرنے والے بیسیوں ملکوں میں آمریتوں اور بادشاہتوں کو برداشت کئے ہوئے ہیں۔

ایسا کیوں ہے کہ۔۔۔طاقت اور دولت کے ارتکاز کو جڑوں سے اکھاڑ پھینکنے والے دین مبین کے ماننے والوں کے سامنے طاقت اور دولت کا ارتکاز اپنے عروج پر ہے اور وہ اس کے خلاف صف آراء ہونے پر تیار نہیں۔

ایسا کیوں ہے کہ۔۔۔ ہماری بیشتر مساجد تجاوزات کی مرتکب ہیں۔

ایسا کیوں ہے کہ۔۔۔قرآن حکیم کے اندر تو موجود ہے کہ اس عظیم ترین آخری الہامی کتاب کو دھیرے دھیرے سمجھ سمجھ کر پڑھا جائے لیکن ماہ رمضان میں یہ ''مقابلہ'' عام ہوتا ہے کہ کس مولانا نے کتنی تیزی سے قرآن پڑھا اور کتنی کم مدت میں کتنے سپارے ختم کئے یعنی قرآن حکیم کے نام پر اس کے ہی حکم کی خلاف ورزی۔

ایسا کیوں ہے کہ۔۔۔اسراف اور نمود ونمائش کی سختی سے ممانعت کے باوجود لوگ کروڑوں روپیہ گھر پر خرچ کرنے کے بعد اوپر ''ماشاء اللہ'' کا بورڈ بھی لگا دیتے ہیں۔

ایسا کیوں ہے کہ۔۔۔قرآن کو ماننے والے ''قرآن خوانی'' پر تو بہت زور دیتے ہیں لیکن ''قرآن فہمی'' اور پھر فہم کے بعد اس پر عمل کی طرف دھیان نہیں دیتے۔

ایسا کیوں ہے کہ۔۔۔ مالدار مسلمان ممالک غریب مسلمان ملکوں کے مسلمان عوام کو وہ مراعات اور سہولیات بھی نہیں دیتے جو اہل مغرب فراخ دلی سے انہیں عطا کرتے ہیں مثلاً شہریت، مقامی عورت سے شادی، ذاتی کاروبار اور جائیداد کی عام خرید وفروخت، مساجد کی تعمیر وتبلیغ، مختلف عہدوں اور سیاسی منصبوں تک رسائی مثلاً انگلینڈ میں آپ ممبر پارلیمنٹ بھی ہو سکتے ہیں اور ہاؤس آف لارڈز کے رکن بھی جیسے چوہدری سرور اور لارڈ نذیر جبکہ ان مراعات وسہولیات میں سے کسی ایک کا بھی متمول مسلمان ملک میں آپ تصور بھی نہیں کرسکتے۔

ایسا کیوں ہے؟

ایسا اس لئے ہے کہ۔۔۔ہم سطحی قسم کے لوگ ہیں جو کسی بھی بات کی تہہ اور گہرائی تک پہنچنا، چیزوں پر غور وفکر کرنا، باتوں کی روح تک اترنا پسند نہیں کرتے۔ ہم تفکر وتدبر سے عاری بلا سوچے سمجھے مسلسل مکھی پہ مکھی مارنے میں مصروف ہیں جبکہ ہمارے حریف مریخ پر ڈیرے ڈال چکے۔

ہائے وہ بدنصیب ''ہم'' جو گودے اور مغز سے بے نیاز فقط چھلکوں سے پیٹ بھرنے کے بعد حیران ہوتے ہیں کہ ہماری ''صحت'' مسلسل بگڑتی کیوں جارہی ہے!!!

اور ایسا کیوں ہے کہ۔۔۔ ہم گزشتہ 57 سال سے خود اپنے خلاف ہی جنگ لڑ رہے ہیں؟؟؟ یا شاید کئی صدیوں سے ایسا ہی ہو رہا ہے۔

(روزنامہ جنگ 19/ اپریل 2004ء)

دستور اجازت نہیں دیتا

روزنامہ پاکستان لکھتا ہے۔

قومی اسمبلی کے اسپیکر چودھری امیر حسین نے گزشتہ روز رولنگ دی ہے کہ کسی مسلمان کو کسی دوسرے مسلمان سے یہ پوچھنے کا حق حاصل نہیں کہ وہ کلمہ طیبہ پڑھ سکتا ہے یا نہیں؟

سپیکر نے یہ رولنگ پارلیمنٹ میں ایک بحث کے دوران مولانا معراج الدین کے ایک بیان کے حوالے سے دی۔ سپیکر نے مولانا معراج الدین کے الفاظ کو کارروائی سے خارج کرنے کا حکم دیا اور کہا ''ملک کا دستور اور قانون ایسے تبصرے کی اجازت نہیں دیتا''۔

(روزنامہ پاکستان 12/ اپریل 2004ء)

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 36914 میں Walid Tariq ولد Walter Tarnutzer پیشہ ملازمت عمر 34 سال بیعت 1988ء ساکن سوئٹزر لینڈ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 27-12-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/SFR5501 ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد Walid Tariq ولد Walter Tarunutzer سوئٹزر لینڈ گواہ شد نمبر 1 بی اے طاہر ولد محمد مغل سوئٹزر لینڈ گواہ شد نمبر 2 صداقت احمد ولد چوہدری فیض احمد سوئٹزر لینڈ

مسل نمبر 36915 میں Mrs. Yeti Enda زوجہ Mr.Enda Juanda پیشہ خانہ داری عمر 38 سال بیعت 1980ء ساکن جابر انڈونیشیا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 6-5-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ زمین رقبہ 70 مربع میٹر واقع جابر انڈونیشیا مالیتی -/3430000 روپے۔ 2۔ مکان واقع جابر انڈونیشیا مالیتی -/20000000 روپے۔ 3۔ حق مہر وصول شدہ بصورت طلائی زیور وزن 3.25 گرام مالیتی -/235625 روپے۔ 4۔ طلائی زیورات وزنی 4.5 گرام مالیتی -/326250 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/60000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ Mrs.Yeti Enda زوجہ Mr.Enda Juanda جابر انڈونیشیا گواہ شد نمبر 1 Enda Juanda خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 H.Endang Ghani وصیت نمبر 26737

مسل نمبر 36916 میں Mrs.Eje Zainab بیوہ Mr.Aen Kamaen پیشہ خانہ داری عمر 81 سال بیعت 1940ء ساکن جابر انڈونیشیا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 15-7-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ زمین رقبہ 560 مربع میٹر واقع Singaparna انڈونیشیا مالیتی -/60000000 روپے۔ حق مہر -/350000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/100000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ Mrs.Eje Zainab بیوہ Mr.Aen Kamaen انڈونیشیا گواہ شد نمبر 1 H.Oo Sunijo پسر موصیہ گواہ شد نمبر 2 H.Endang Ghani وصیت نمبر 26737

مسل نمبر 36917 میں محمد زبیر مہدی ولد محمد زاہد قوم قاضی پیشہ سرکاری ملازمت عمر 35 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ٹھٹھہ سندرانہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 1-1-2004 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/3700 روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد محمد زبیر مہدی ولد محمد زاہد ٹھٹھہ سندرانہ ضلع جھنگ گواہ شد نمبر 1 طاہر احمد ظفر ولد رشید احمد ایاز دارالعلوم شرقی ربوہ گواہ شد نمبر 2 اعجاز احمد ظفر ولد اللہ یار چاہ لڈیانہ ضلع جھنگ

مسل نمبر 36918 میں فضل حق ولد چوہدری غلام محمد قوم گوجر پیشہ سرکاری ملازم عمر 72 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن اسلام پورہ لاہور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 1-5-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ زرعی زمین رقبہ 18 ایکڑ واقع موضع رلیو کے ضلع سیالکوٹ مالیتی -/3600000 روپے۔ 2۔ ایک عدد مکان واقع اسلام پورہ لاہور مالیتی -/400000 روپے۔ 3۔ بینک بیلنس -/104000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/3255 روپے ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں۔ اور مبلغ -/150000 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد فضل حق ولد چوہدری غلام محمد اسلام پورہ لاہور گواہ شد نمبر 1 نذیر احمد بھٹی ولد چوہدری چراغ دین سانندہ کلاں لاہور گواہ شد نمبر 2 محمد اسماعیل ولد فضل دین اسلام پورہ لاہور

مسل نمبر 36919 میں نواب دین ولد عبدالغنی قوم جٹ بھٹی پیشہ فارغ عمر 78 سال بیعت .... ساکن تہال ضلع گجرات بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکر آج بتاریخ 12-2-2004 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ زرعی اراضی (اول) رقبہ اڑھائی ایکڑ واقع چیلیانوالہ مالیتی -/1250000 روپے۔ 2۔ زرعی اراضی (دوم) رقبہ اڑھائی ایکڑ واقع چیلیانوالہ مالیتی -/750000 روپے۔ 3۔ زرعی اراضی اول بارانی رقبہ 9 کنال واقع تہال مالیتی -/150000 روپے۔ 4۔ زرعی اراضی (دوم) بارانی رقبہ 13 کنال واقع تہال مالیتی -/32500 روپے۔ 5 زرعی اراضی (سوم) بارانی رقبہ 2 کنال واقع تہال مالیتی -/4000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/120 روپے ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں۔ اور مبلغ -/18000 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد پر بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد نواب دین ولد عبدالغنی تہال ضلع گجرات گواہ شد نمبر 1 ظفر احمد ظفر وصیت نمبر 22965 گواہ شد نمبر 2 صابر حسین پسر موصی

مسل نمبر 36920 میں طارق غنی بھٹی ولد ماسٹر عبدالغنی صاحب مرحوم قوم راجپوت بھٹی پیشہ معلم وقف جدید عمر 30 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کھوکھر غربی ضلع گجرات بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 13-1-2004 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/3510 روپے ماہوار بصورت الاؤنس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد طارق غنی ولد ماسٹر عبدالغنی صاحب مرحوم کھوکھر غربی ضلع گجرات گواہ شد نمبر 1 علی محمد ولد حیات محمد کھوکھر غربی ضلع گجرات گواہ شد نمبر 2 مظفر احمد ولد علی محمد کھوکھر غربی ضلع گجرات

مسل نمبر 36921 میں امتہ الحفیظ زوجہ چوہدری محمد سلیم قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر 45 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک 30 جنوبی ضلع سرگودھا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 11-2-2004 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ طلائی زیورات وزنی 4 تولے مالیتی -/32000 روپے۔ حق مہر بذمہ خاوند محترم -/4000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ امتہ الحفیظ زوجہ چوہدری محمد سلیم چک نمبر 30 جنوبی ضلع سرگودھا گواہ شد نمبر 1 محمد اسلم باجوہ ولد چوہدری نبی بخش چک نمبر 33 جنوبی ضلع سرگودھا گواہ شد نمبر 2 چوہدری محمد سلیم خاوند موصیہ

مسل نمبر 36922 میں احمد حیات ولد خضر حیات قوم کھوکھر پیشہ مربی سلسلہ عمر 23 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سلانوالی ضلع سرگودھا بقائمی ہوش وحواس

بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 16-12-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/3814 روپے ماہوار بصورت الاؤنس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد احمد حیات ولد خضر حیات سلانوالی ضلع سرگودھا گواہ شد نمبر 1 صدیق احمد منور ولد میاں مہرالدین صاحب مرحوم فیکٹری ایریا احمد ربوہ گواہ شد نمبر 2 ولی الرحمٰن سنوری وصیت نمبر 29836

مسل نمبر 36923 میں محمد یوسف ولد سلطان احمد قوم کھوکھر پیشہ سائیکل ورکس عمر 58 سال بیعت 1983ء ساکن ٹھٹھہ جوئیہ ضلع سرگودھا بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 30-1-2004 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ ایک عدد مکان رقبہ 15 مرلے واقع ٹھٹھہ جوئیہ ضلع سرگودھا مالیتی -/100000 روپے۔ ایک عدد دکان واقع ٹھٹھہ جوئیہ مالیتی -/10000 روپے۔ دو راس گائے مالیتی -/20000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے ماہوار بصورت دوکانداری مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد محمد یوسف ولد سلطان احمد ٹھٹھہ جوئیہ ضلع سرگودھا گواہ شد نمبر 1 سرفراز احمد ولد خالد احمد ٹھٹھہ جوئیہ ضلع سرگودھا گواہ شد نمبر 2 محمد سرفراز ولد محمد علی ٹھٹھہ جوئیہ ضلع سرگودھا

مسل نمبر 36924 میں وقار احمد خان ولد عبدالسلام خان قوم پٹھان بنگش پیشہ وکالت عمر 46 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سرگودھا بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 6-2-2004 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ ایک عدد ٹیوٹا کار مالیتی -/800000 روپے۔ 2۔ نقد رقم -/500000 روپے۔ 3۔ مکان رقبہ ساڑھے تین مرلے واقع بلاک نمبر 9 سرگودھا مالیتی -/1500000 روپے۔ 4۔ حصہ مکان 3/7 مکان واقع نئی منڈی گجرات مالیتی -/1500000 روپے۔ 5۔ پلاٹ رقبہ ایک کنال واقع محافظ ٹاؤن سرگودھا مالیتی -/450000 روپے۔ 6۔ پلاٹ 10 مرلے واقع وکلاء کالونی سرگودھا مالیتی -/100000 روپے۔ 7۔ پلاٹ واقع محافظ ٹاؤن لاہور مالیتی -/250000 روپے۔ 8۔ چیمبر واقع ڈسٹرکٹ کورٹ سرگودھا مالیتی -/300000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/40000 روپے ماہوار بصورت وکالت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد وقار احمد خان ولد عبدالسلام خان سرگودھا گواہ شد نمبر 1 حمید اللہ ولد بابو محمد بخش صاحب مرحوم دارالصدر جنوبی ربوہ گواہ شد نمبر 2 مرزا عبدالحق ولد قادر بخش صاحب سول لائن سرگودھا

مسل نمبر 36925 میں عدنان اسلام خان ولد وقار احمد خان قوم پٹھان بنگش پیشہ طالب علمی عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سرگودھا بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 30-1-2004 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد عدنان اسلام خان ولد وقار احمد خان سرگودھا گواہ شد نمبر 1 حمید اللہ ولد بابو محمد بخش صاحب مرحوم دارالصدر جنوبی ربوہ گواہ شد نمبر 2 مرزا عبدالحق ولد مرزا قادر بخش سول لائن سرگودھا

مسل نمبر 36926 میں عابدہ طارق زوجہ طارق غنی بھٹی قوم راجپوت بھٹی پیشہ خانہ داری عمر 29 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کھوکھر غربی ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 13-1-2004 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ طلائی زیورات مالیتی -/25000 روپے۔ حق مہر بذمہ خاوند محترم -/10000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ عابدہ طارق زوجہ طارق غنی بھٹی کھوکھر غربی ضلع گجرات گواہ شد نمبر 1 طارق غنی بھٹی خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 مظفر احمد ولد علی محمد کھوکھر غربی ضلع گجرات

مسل نمبر 36927 میں تنویر الاسلام زوجہ مقبول احمد قوم گوندل پیشہ خانہ داری عمر 28 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سعد اللہ پور ضلع منڈی بہاؤالدین بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 1-3-2004 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ طلائی زیورات وزنی 10 تولے مالیتی -/70000 روپے۔ حق مہر بذمہ خاوند محترم -/50000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ تنویر الاسلام زوجہ مقبول احمد سعد اللہ پور گواہ شد نمبر 1 حافظ محمد اقبال وڑائچ وصیت نمبر 26328 گواہ شد نمبر 2 مقبول احمد ولد محبوب احمد راجیکی سعد اللہ پور

مسل نمبر 36928 میں سجاد احمد باجوہ ولد شہریار احمد باجوہ قوم جٹ پیشہ ملازمت عمر 34 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کرتو ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 9-1-2004 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/5200 روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد سجاد احمد باجوہ شہریار احمد باجوہ کرتو ضلع شیخوپورہ گواہ شد نمبر 1 فقیر حسین ولد برکت علی کرتو ضلع شیخوپورہ گواہ شد نمبر 2 محمد یوسف چیمہ ولد محمد شفیع چیمہ کرتو ضلع شیخوپورہ

مسل نمبر 36929 میں فخر احمد طاہر ولد بشارت احمد خان قوم رند (بلوچ) پیشہ طالب علمی عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن موضع بیٹ مندر ضلع مظفر گڑھ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 27-2-2004 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد فخر احمد طاہر ولد بشارت احمد خان موضع بیٹ ضلع مظفر گڑھ گواہ شد نمبر 1 میاں مظفر الحق ظفر ولد میاں محمد بشیر الحق شہر سلطان ضلع مظفر گڑھ گواہ شد نمبر 2 کریم بخش سہرانی ولد محمد یار صاحب مرحوم بیٹ مندر ضلع مظفر گڑھ

مسل نمبر 36930 میں میمونہ رحمٰن زوجہ ملک لطف الرحمٰن قوم کشمیری پیشہ خانہ داری عمر 34 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن تھرمل پاور سٹیشن کالونی مظفر گڑھ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 8-11-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ طلائی زیورات وزنی 11 تولے مالیتی -/65000 روپے۔ 2۔ حق مہر بذمہ خاوند محترم -/20000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ میمونہ رحمٰن زوجہ ملک لطف الرحمٰن مظفر گڑھ گواہ شد نمبر 1 شفیق الرحمٰن اطہر ولد ایم بشیر احمد مظفر گڑھ گواہ شد نمبر 2 ملک لطف الرحمٰن خاوند موصیہ

دورہ نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل

مکرم ملک مبشر احمد یاور اعوان صاحب ربوہ میں نمائندہ الفضل مندرجہ ذیل مقاصد کیلئے مقرر ہیں

☆ توسیع اشاعت الفضل ☆ وصولی چندہ الفضل و بقایاجات ☆ ترغیب برائے اشتہارات

تمام عہدیداران جماعت اور احباب کرام سے بھرپور تعاون کی درخواست ہے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

اطلاعات و اعلانات

سانحہ ارتحال

مکرم تاج الدین صاحب دارالصدر شرقی ربوہ لکھتے ہیں خاکسار کے بھتیجے سلیم الدین صاحب ولد مکرم نواب دین صاحب چنیوٹ ٹرنک والے جرمنی میں برین ہیمبرج سے چند یوم علالت کے بعد مورخہ 23 جون 2004ء کو 52 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ 28 جون کو جنازہ ربوہ لایا گیا اور اسی روز بیت المبارک میں بعد نماز عصر مکرم چوہدری مبارک مصلح الدین احمد صاحب وکیل التعلیم نے جنازہ پڑھایا اور تدفین کے بعد انہوں نے ہی دعا کروائی۔ مرحوم نے اپنے پیچھے بیوہ کے علاوہ 2 بیٹے اور 2 بیٹیاں (جو ابھی زیر تعلیم ہیں) سوگوار چھوڑے ہیں مرحوم کی بلندی درجات کیلئے درخواست دعا ہے۔

ولادت

مکرم نصیر احمد بدر صاحب مربی ضلع خانیوال لکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 5 جولائی 2004ء کو خاکسار کو ایک بیٹی اور دو بیٹوں کے بعد بیٹی سے نوازا ہے جس کا نام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت عافیہ بدر عطا فرمایا ہے۔ نومولودہ مکرم چوہدری فضل کریم صاحب (آف دارالعلوم شرقی ربوہ) کی پوتی اور مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب (آف چک نمبر 565 گ۔ب ضلع فیصل آباد) کی نواسی ہے۔ خدا کے فضل سے خاکسار کے تمام بچے وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہیں۔ ان کے نیک، صالح اور خادم دین ہونے کیلئے دعا کریں۔ نیز یہ کہ اللہ تعالیٰ انہیں والدین کی آنکھوں کی ٹھنڈک کا موجب بنائے اور ہمیں وقف کے تقاضوں کو پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

درخواست دعا

مکرمہ شاہدہ اشفاق صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر اشفاق احمد صاحب سبزہ زار ملتان روڈ لاہور جوڑوں کی تکلیف کی وجہ سے بیمار ہیں احباب سے ان کی جلد شفایابی کی درخواست ہے۔

محترم ڈاکٹر سلیم الدین اختر صاحب اقبال ٹاؤن لاہور فالج کی وجہ سے بیمار ہیں۔ دعا کی درخواست ہے۔

مکرم امان اللہ ورک صاحب دارالعلوم شرقی ربوہ لکھتے ہیں۔ خاکسار کے برادر نسبتی مکرم چوہدری صالح محمد صاحب آف موسے والہ ڈسکہ عارضہ دل کی وجہ سے کینیڈا میں زیر علاج ہیں اور چند دنوں میں ان کا آپریشن متوقع ہے۔ ان کی جلد صحت یابی اور درازی عمر کے لئے احباب سے دعا کی درخواست ہے۔

ربوہ میں طلوع و غروب 12 جون 2004ء

طلوع فجر	3:31
طلوع آفتاب	5:09
زوال آفتاب	12:14
وقت عصر	5:11
غروب آفتاب	7:18
وقت عشاء	8:56

ولادت

مکرم احسان احمد صاحب جنرل سیکرٹری ملتان لکھتے ہیں میرے بیٹے مکرم فضل الٰہی ملک صاحب کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 26 جون 2004ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ نومولود وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے اور حضور انور نے خاقان احمد ملک نام عطا فرمایا ہے۔ نومولود خاکسار کا پہلا پوتا ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کی صحت و عمر میں برکت دے نیک خادم دین بنائے اور والدین کے لئے قرۃ العین ہو۔ آمین

الرحمٰن پراپرٹی سنٹر
اقصیٰ چوک ربوہ۔ فون دفتر: 214209
پروپرائیٹر: رانا حبیب الرحمٰن

موسم برسات کی آمد آمد ہے گرمی دانوں اور پھنسی پھوڑوں سے بچنے کے لئے صندل کی گولیاں شادابی استعمال کریں۔ خون صاف کرتی ہے چہرہ کی رنگت کو نکھارتی ہے۔ قیمت -/20 روپے
تیار کردہ ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
فون نمبر 212434 فیکس 213966

Govt. LIC NO. ID-511
خوشخبری
لاہور/اسلام آباد سے لندن معہ واپسی
خصوصی پیکج
37390/-
سبینا ٹریولز
04524-211211
0320-4890196
051-2829706-2821750
0300-5165594
www.airborneservices.com

بواسیر، خونی و بادی قیمت -/90 روپے
PILES COURSE
پائلز کورس
CURATIVE
بواسیر خونی یا بادی دونوں قسم کیلئے مفید ہے درد، سوزش، جلن کو جلد از جلد رفع کرتا ہے

ضرورت سٹاف
ہمیں اپنے ادارے واقع نزد بھائی پھیرو ملتان روڈ کے لئے مندرجہ ذیل سٹاف کی ضرورت ہے

1۔ ایڈمن اسسٹنٹ	بی اے۔ تجربہ 2 سے 3 سال
2۔ سیکیورٹی آفیسر	ریٹائرڈ صوبیدار
3۔ سیکیورٹی شفٹ انچارج	ریٹائرڈ نائب صوبیدار
4۔ کیشئر	بی اے/بی کام۔ تجربہ 2 تا 3 سال
5۔ سٹور اسسٹنٹ	انٹرمیڈیٹ۔ تجربہ 2 تا 3 سال
6۔ سٹور کلرک	انٹرمیڈیٹ۔ تجربہ 2 تا 3 سال
7۔ سٹور ہیلپر	میٹرک
8۔ لیبارٹری ہیلپر	میٹرک
9۔ سیکیورٹی گارڈ	ریٹائرڈ فوجی
10۔ کلرک ٹائپسٹ	
11۔ کمپیوٹر آپریٹر	
12۔ آفس بوائے	

خواہش مند افراد اپنی درخواست اور ضروری کاغذات مندرجہ ذیل پتہ پر ارسال کریں
جنرل مینیجر آپریشن
شاہ تاج ٹیکسٹائل لمیٹڈ
98/2/D ماڈل ٹاؤن لاہور

فاران ریسٹورنٹ
لذیذ کھانوں کا مرکز
(1) چکن (2) چکن کڑاہی (3) سیخ کباب (4) شامی کباب (5) کٹلس (6) مچھلی فرائی (7) مٹن کڑاہی، سپیشل سلاد (8) آئس کریم وغیرہ
پارٹی کیلئے ہال موجود ہے۔ ایڈوانس بکنگ بھی کی جاتی ہے
ربوہ میں پہلی دفعہ خوبصورت لان میں اپنے فنکشن کریں
خواتین کیلئے پردے کا خصوصی انتظام لان میں بھی موجود ہے
مبشر مارکیٹ دارالرحمت غربی نزد سوئمنگ پول
فون نمبر: 213653 پر آرڈر بک کروائیں

سی پی ایل نمبر 29